فتاویٰ امن پوری (قسط ۲۵)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: سر منڈانے کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: سر منڈوانا جائز ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر ایک بچے پر پڑی، جس کے کچھ بال مونڈھ دیے گئے تھے اور بعض چھوڑ دیے گئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کر دیا اور فرمایا: اس کا مکمل سر مونڈھیں یا مکمل چھوڑ دیں۔''

(سنن أبي داوٗد : 4195، وسندہٗ صحیحٌ، وأصلہٗ في صحیح مسلم : 2120)

❁ تابعی کبیر امام نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ قربانی کرنے والے غیر حاجی کے لیے سر منڈھوانا واجب نہیں ہے۔'' جب کہ آپ (ابن عمر) خود سر منڈھوا لیا کرتے تھے۔''

(موطّأ الإمام مالك : 483/2، موطّأ الإمام مالك بروایة أبي مصعب : 186/2، واللفظ لہٗ، السنن الکبریٰ للبیهقي : 288/9، وسندہٗ صحیحٌ)

❁ حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

''تمام علاقوں کے اہل علم کا بال رکھنے اور بال مونڈھنے کے جواز پر اجماع ہے۔''

(التمهید لما في الموطّأ من المعاني والأسانید : 138/22)

سوال: کیا حلق کرانا خوارج کی نشانی ہے؟

جواب: روایات میں بعض خوارج کی ایک نشانی سر منڈانا فرمائی گئی ہے۔

❀ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قِيلَ : مَا سِيمَاهُمْ؟ قَالَ : سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ أَوْ قَالَ : التَّسْبِيدُ .

''صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوچھا: خارجیوں کی نشانی کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سر منڈوانا۔''

(صحيح البخاري : 7562)

صحیح مسلم (۱۰۶۴) کی روایت ہے۔

سِيمَاهُمُ التَّحَالُقُ .

''سر منڈوانا ان کی نشانی ہے۔''

اس حدیث کی وضاحت شارحینِ حدیث کی زبانی سنیں۔

❀ حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۷۶ھ) لکھتے ہیں:

''تحالق سے مراد سروں کو مونڈھنا ہے، دوسری روایت میں تحلیق کے الفاظ ہیں۔ بعض لوگوں نے اس سے سر منڈوانے کی کراہت پر دلیل بنانے کی کوشش کی ہے، جب کہ ان کی یہ دلیل بنتی نہیں ہے۔ کیوں کہ یہ تو خارجیوں کی ایک علامت بیان ہوئی ہے اور علامت حرام چیز سے بھی ہو سکتی ہے اور مباح اور جائز سے بھی۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ان کی علامت یہ ہے کہ ان میں ایک سیاہ فام آدمی ہوگا، جس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح ہوگا۔ یہ تو طے ہے کہ یہ کوئی حرام چیز نہیں ہے۔ اس پر سہا گہ یہ کہ سنن ابوداؤد

(۴۱۹۲) کی روایت جو بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے، میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بچے کو دیکھا جس کچھ سر مونڈھا ہوا تھا اور کچھ چھوڑ دیا گیا تھا، آپ نے فرمایا: ''سارا سر مونڈھو یا سارا چھوڑ دو۔'' حلق کے جواز پر یہ حدیث اس قدر صریح ہے کہ تاویل کی کوئی گنجائش نہیں نکل سکتی۔ ہمارے اصحاب کہتے ہیں کہ سر منڈوانا ہر حال میں جائز ہے۔ بالوں کو تیل و کنگھی کا اہتمام کرنا مشکل ہو، تو سر منڈوانا مستحب ہے اور اگر مشکل نہیں، تو بال رکھنا مستحب ہے۔''

(شرح صحیح مسلم : 168/7)

۞ علامہ طیبی رحمہ اللہ (۷۴۳ھ) لکھتے ہیں:

''یعنی ان کی علامت سر منڈوانا ہے۔ تحلیق کا لفظ اس لیے لایا گیا کہ یا تو وہ سر مونڈھنے میں مبالغہ کرتے ہوں گے یا کثرت سے سر منڈواتے ہوں گے۔ لہٰذا اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں، مثلاً سر کے بال جڑ سے ہی اکھاڑ دینا۔ اس سے یہ تو ثابت نہیں ہوتا کہ حلق کرنا مکروہ ہے، کیوں کہ کبھی برا آدمی اپنی خباثت کو فروغ دینے اور لوگوں کے لیے فساد کھڑا کرنے کے لیے عمدہ اخلاق اور ظاہری وضع قطع کا روپ دھارتا ہے۔ یہ خارجی بھی ایسے ہی ہوں گے، جیسا کہ نبی پاک ﷺ نے بیان کر دیا ہے۔''

(شرح الطيبي : 2504/8)

سوال: نمازی کے آگے کتنے فاصلہ سے گزرا جا سکتا ہے؟

جواب: نمازی کی صف کے آگے سے گزرا جا سکتا ہے، واللہ اعلم!

سوال: کیا جھوٹے مدعی نبوت سے معجزہ طلب کیا جا سکتا ہے؟

(جواب): نبی کریم ﷺ پر نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔ اب جو نبوت کا دعویدار ہوگا، تو وہ پکا جھوٹا ہے، اس کے سچے ہونے کی گنجائش ہی باقی نہیں۔ اس نے جب دعویٰ کیا، تو فوراً جھوٹا ثابت ہو گیا۔ اس سے اپنے دعویٰ کی سچائی کے لیے دلیل مانگنے کی ضرورت نہیں، اگر کوئی شخص اس کے جھوٹ میں شک کرتے ہوئے، اس کے دعویٰ کی دلیل طلب کرے، تو وہ خود بہت بڑا جھوٹا ہے۔ اس کو تجدید ایمان چاہیے، ورنہ مرتد ہو جائے گا۔

البتہ اس جھوٹے مدعی کو مزید جھوٹا ثابت کرنے کے لیے اس سے دلیل کا مطالبہ کیا جا سکتا ہے۔

❁ علامہ ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ (۷۹۲ھ) لکھتے ہیں:

''جب یہ ثابت ہو چکا کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں، تو ظاہر ہے کہ آپ کے بعد نبوت کا دعوی کرنے والا جھوٹا ہوگا۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اگر بعد میں آنے والا معجزات اور خارق عادت چیزیں دکھائے اور سچے براہین لے کر آئے، تو اس کی تکذیب کیسے کی جائے گی؟، ہم کہتے ہیں کہ ایسے کسی وجود کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ یہ ناممکن ہے، اللہ نے جب خبر دے دی ہے کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں، تو ایسا ناممکن ہے کہ کوئی نبوت کا مدعی آئے اور اس کے دعوؤں سے جھوٹ ظاہر نہ ہو۔ ... یہ تمام دعوے خواہشات نفسانی کے سبب ہیں، کسی دلیل کی وجہ سے نہیں، لہٰذا یہ دعوے باطل ہیں۔''

(شرح العقيدة الطّحاوية، ص 166)

(سوال): کیا واپسی کے وقت مصافحہ کرنے کی ممانعت ہے؟

(جواب): واپسی کے وقت مصافحہ کی ممانعت نہیں۔

(سوال): معانقہ دونوں طرف ہے یا ایک طرف؟

(جواب): دونوں طرح درست ہے۔ گردن گردن سے ملنی چاہیے۔

(سوال): فرض نماز کے بعد مصافحہ کرنا کیسا ہے؟

(جواب): مصافحہ ملاقات کے وقت مشروع و مستحب ہے۔ اس کے علاوہ مصافحہ کو کسی وقت کے ساتھ خاص کر دینا اسے بدعت بنا دے گا۔ لہٰذا فرض نماز کے بعد خاص طور پر مصافحہ کرنا بدعت ہے۔

✿ علامہ عبدالسلام مقدسی رحمہ اللہ (٦٧٨ھ) فرماتے ہیں:

''نماز فجر و عصر کے بعد مصافحہ بدعت ہے۔ سوائے اس نئے آنے والے کے، جو نماز سے پہلے اس شخص سے مصافحہ نہیں کر سکا، جس سے اب کر رہا ہے، کیونکہ آتے وقت مصافحہ کرنا مشروع ہے۔''

(فتاوى العزّ عبد السلام، ص 389)

✿ علامہ ترکمانی رحمہ اللہ (٨٠٠ھ) لکھتے ہیں:

''عصر و فجر کی دونوں نمازوں کے بعد مصافحہ ان بدعات میں سے ہے، جن کی۔......شریعت میں کوئی دلیل نہیں۔ بعض علما نے اسے ترک کرنا ہی پسند کیا ہے، کیونکہ یہ دین میں اضافہ ہے۔''

(اللّمع في الحوادث والبِدَع :283/1)

✿ علامہ ابن الحاج رحمہ اللہ (٧٣٧ھ) فرماتے ہیں:

''نمازی کو چاہیے کہ وہ نماز فجر و عصر اور جمعہ کے بعد اس مصافحہ سے باز رہے، جسے لوگوں نے دین میں اضافہ کر کے رواج دیا ہے۔ بعض لوگوں نے تو اس میں اور اضافہ کیا اور پانچوں نمازوں کے بعد ایسا کرنے لگے ہیں۔ یہ سب

بدعات ہیں۔شریعت میں مصافحہ کا وقت مسلمان کا اپنے مسلمان بھائی سے ملنا ہے، نہ کہ پانچوں نمازوں کے بعد۔اس طرح کے سارے کام بدعت ہیں۔شریعت نے جس کام کو جیسے رکھا ہے، ہم ویسے ہی رکھیں گے۔اس کام سے روکا جائے اور ایسا کرنے والے کو ڈانٹا جائے، کیونکہ اس نے خلاف سنت فعل کا ارتکاب کیا ہے۔''

(المَدخل : 223/2)

۞ علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ (۱۲۵۲ھ) لکھتے ہیں:

''نماز ادا کرنے کے بعد مصافحہ کرنا بہر صورت مکروہ ہے، کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کبھی نماز کی ادائیگی کے بعد مصافحہ نہیں کیا، نیز یہ رافضیوں کا طریقہ ہے۔''

(فتاویٰ شامی:381/6)

۞ علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ (۱۳۰۴ھ) لکھتے ہیں:

''ہمارے زمانے میں اکثر علاقوں، خصوصاً دکن کے علاقوں، جو بدعتوں اور فتنوں کا گڑھ ہیں، میں دو کام رواج پا گئے ہیں، جنہیں ترک کرنا ضروری ہے۔ایک تو یہ کہ لوگ نمازِ فجر کے وقت مسجد میں داخل ہوتے ہوئے سلام نہیں کہتے، بلکہ داخل ہو کر سنتیں ادا کرتے ہیں، پھر فرض ادا کرنے اور اذکار کرنے کے بعد ایک دوسرے کو سلام کہتے ہیں۔یہ ایک قبیح امر ہے، کیونکہ سلام کہنا تو ملاقات کے وقت سنت ہے، جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے، نہ کہ مجلس کے دوران۔دوسرے یہ کہ وہ نمازِ فجر و عصر، عیدین اور جمعہ کے بعد مصافحہ کرتے ہیں، حالانکہ مصافحہ بھی ملاقات کے شروع ہی میں سنت ہے۔''

(السّعاية في الكشف عمّا في شرح الوقاية، ص 264)

(سوال): اذان میں نبی کریم ﷺ کا نام لیتے وقت مدینہ کی طرف منہ کرنا کیسا ہے؟

(جواب): خلافِ سنت ہے۔ یہ غیر شرعی تعظیم ہے۔

(سوال): کبیرہ اور صغیرہ گناہ میں کیا فرق ہے؟

(جواب): وہ گناہ جس پر سخت وعید آئی ہو اور اس کا ارتکاب کرنا حرام ہو، اسے کبیرہ گناہ کہتے ہیں، جیسے زنا، شراب نوشی، جوا، رشوت وغیرہ۔ اور جس گناہ پر سخت وعید نہ آئے اور ارتکاب نہ کرنے کی راہنمائی کی گئی ہو، اسے صغیرہ گناہ کہتے ہیں۔ یاد رہے کہ صغیرہ گناہوں پر اصرار اسے کبیرہ بنا دیتا ہے۔ صغائر کی معافی نیک اعمال سے ہو جاتی ہے، جبکہ کبائر کے لیے توبہ ضروری ہے۔

(سوال): دل میں وسوسے پیدا ہوں، تو کیا کرے؟

(جواب): تعوذ پڑھے اور دل سے ایسے خیالات دور کرنے کی کوشش کرے۔

(سوال): ریاکاری کیا ہے؟

(جواب): اپنے کسی نیک عمل میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی مخلوق کی خوشنودی چاہنا، ریاکاری ہے۔ ریاکاری نیکیوں کو کھا جاتی ہے۔

(سوال): سورت ملک پڑھنے کی کیا فضیلت ہے؟

(جواب): سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قرآن مجید میں تیس آیات والی ایک سورت ہے، جو اپنے پڑھنے والے کے لئے شفاعت کرتی رہے گی، تا آنکہ اسے بخش دیا جائے۔ یہ سورت ملک ہے۔''

(مسند الإمام أحمد : 2/299، 321، سنن أبي داود : 1400؛ سنن التّرمذي : 2891، سنن ابن ماجه : 3786؛ وسندهٗ حسنٌ)

❁ صحیح ابن حبان (۷۸۷، وسندہ حسن) میں ہے:

تَسْتَغْفِرُ لِصَاحِبِهَا حَتّٰى يُغْفَرَ لَهٗ .

''اپنے پڑھنے والے کے لیے اس وقت تک مغفرت مانگتی رہے گی، جب تک اسے بخش نہ دیا جائے گا۔''

❁ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''رات کو معمول کے ساتھ سورت ملک کی تلاوت کرنے والے کو جب قبر میں داخل کیا جائے گا، تو یہ عذاب سے حفاظت کرے گی۔ سب سے پہلے عذاب پاؤں کی جانب سے آئے گا، پاؤں کہیں گے: اس طرف سے تیرے لئے کوئی راستہ نہیں ہے۔''

(المُعجم الكبير للطّبراني : 8652؛ وسندهٗ حسنٌ)

❁ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''سورت ملک (اپنے پڑھنے والے کے لیے) اللہ تعالیٰ کے حکم سے عذاب قبر سے رکاوٹ بنے گی، اگر عذاب سر کی طرف سے آئے گا، تو یہ سورت کہے گی: یہاں سے تیرے لئے کوئی رستہ نہیں، کیونکہ یہ سورت ملک پڑھتا تھا۔ ٹانگوں کی جانب سے آئے گا، تو ٹانگیں بولیں گی: یہاں سے رستہ نہیں ملے گا، کیونکہ یہ سورت ملک کی تلاوت ہم پہ کھڑا ہو کر کرتا تھا۔ سورت ملک اللہ تعالیٰ کے حکم سے عذاب قبر سے دفاع کرے گی۔ تورات میں اس کا نام سورت ملک ہے، جو اسے رات کے وقت پڑھتا ہے، وہ بہت سی بھلائیاں سمیٹ لیتا ہے۔''

(إثبات عذاب القبر للبيهقي : 149، وسندهٗ حسنٌ)

سوال: عذاب قبر صرف روح کو ہوتا ہے یا جسم کو بھی؟

جواب: عذاب قبر روح اور جسم دونوں کو ہوتا ہے۔

۞ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

''اہل سنت والجماعت کا اتفاق ہے کہ قبر کا عذاب اور قبر کی نعمتیں جسم اور روح دونوں کو حاصل ہوتی ہیں۔''

(مَجموع الفتاویٰ : 282/4)

۞ علامہ ابن عابدین شامی حنفی رحمہ اللہ (۱۲۵۲ھ) لکھتے ہیں:

''اہل سنت کے نزدیک ......جسم اور روح دونوں کو عذاب دیا جاتا ہے۔جسم کے ساتھ ساتھ روح بھی تکلیف محسوس کرتی ہے، اگر چہ روح جسم میں موجود نہ ہو۔فرمانبردار مومن کو عذاب نہیں دیا جائے گا۔اسے صرف جھٹکا دیا جائے گا، اس کا ڈر اور خوف اسے رہے گا، جبکہ گنہگار کو عذاب دیا جائے گا۔''

(فتاویٰ شامی:165/2)

سوال: ستر ہزار مرتبہ کلمہ اور درود شریف پڑھ کر میت کو ایصال کرنا کیسا ہے؟

جواب: مروجہ ایصال ثواب بدعت ہے۔ستر ہزار مرتبہ کلمہ طیبہ یا درود شریف پڑھ کر ایصال کرنا بے دلیل ہے، لہٰذا بدعت ہے۔

سوال: ایک جسم کی کتنی روحیں ہوتی ہیں؟

جواب: ایک جسم کی ایک ہی روح ہوتی ہے، نیک ہے، تو علیین میں اور اگر بری ہے، تو جہنم میں۔

سوال: کسی ویران جگہ کو کھودا، وہاں سے کسی مردہ کی ہڈیاں نکل آئیں، کیا حکم ہے؟

(جواب): قبر کھود کر ان ہڈیوں کو کسی کپڑا میں باندھ کر دفن کر دیا جائے۔

(سوال): کیا ڈاڑھی منڈوانا کبیرہ گناہ ہے؟

(جواب): ڈاڑھی منڈوانا کبیرہ گناہ ہے۔ داڑھی تمام انبیا، صحابہ اور صلحا کا سنت ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ڈاڑھی بڑھانے کا حکم ارشاد فرمایا۔ (بخاری:۵۸۹۳، مسلم:۲۵۹) ڈاڑھی منڈوانے کو کفار کی مشابہت قرار دیا اور اس سے منع فرمایا۔ (بخاری:۵۸۹۲، مسلم:۲۵۹)

یہ تمام چیزیں دلیل ہیں کہ ڈاڑھی بڑھانا فرض ہے اور اسے منڈوانا کبیرہ گناہ ہے۔

(سوال): علی رضی اللہ عنہ کا فرمان: ''مجھ سے پوچھ لو......'' کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

(جواب): منقول ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا:

مَعَاشِرَ النَّاسِ! سُلُوْنِي قَبْلَ أَنْ تَفْقِدُوْنِي يَقُوْلُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

''لوگو! اس سے پہلے کہ میں آپ کے درمیان نہ رہوں، مجھ سے سوال کرلو، یہ بات آپ رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔''

(كنز العُمّال للهِندي: 39709)

جھوٹی روایت ہے۔

① حماد بن عمرو نصیبی متہم بالوضع ہے، یہ کذاب و متروک ہے۔

② سری بن خالد کے بارے میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يُعْرَفُ . ''مجہول ہے۔'' (میزان الاعتدال: 117/2)

اس کے علاوہ: «عِلْمُهُ أَلْفُ بَابٍ فَفُتِحَ لَهُ مِنْ كُلِّ بَابٍ أَلْفُ بَابٍ» «سَلُونِي عَمَّا دُونَ الْعَرْشِ»، «سَلُونِي قَبْلَ أَنْ تَفْقَدُونِي، فَإِنِّي لَا أُسْأَلُ عَنْ شَيْءٍ دُونَ الْعَرْشِ إِلَّا أَخَّرْتُ عَنْهُ» یہ تینوں روایات بے سند ہونے کی وجہ

سے جھوٹی اور باطل ہیں۔

سوال: کیا یوسف علیہ السلام کاشتکار تھے؟

جواب: یوسف علیہ السلام کاشتکار نہ تھے۔ جو آپ علیہ السلام نے زراعت کے متعلق بیان فرمایا تھا، وہ یقیناً وحی کی روشنی میں تھا۔

سوال: مسجد میں کپڑے سلائی کرنا کیسا ہے؟

جواب: اگر اجرت پر سلائی کی جارہی ہے، تو ناجائز ہے۔ ورنہ جائز ہے۔

سوال: کیا سورت فاتحہ دیگر سورتوں پر فضیلت حاصل ہے؟

جواب: سورت فاتحہ قرآن کریم کی سب سے افضل سورت ہے۔ یہ نماز کی ہر رکعت میں دہرائی جاتی ہے، اسے قرآن کی اساس کہا جاتا ہے، ام القرآن، الحمد للہ، ام الکتاب، سبع مثانی اور قرآن عظیم اسی کے نام ہیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اس کی مستقل آیت ہے۔

❀ سیدنا ابوسعید بن معلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز دی، میں جواب نہ دے سکا، نماز کے بعد عرض کیا: اللہ کے رسول! نماز پڑھ رہا تھا۔ فرمایا: کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کا فرمان نہیں سنا؟ 'جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول تمہیں اس کام کی طرف بلائیں، جس میں تمہارے لیے زندگی ہے، تو ان کی آواز پر لبیک کہیں۔' پھر فرمایا: مسجد سے نکلنے سے پہلے آپ کو قرآن کی افضل ترین سورت سکھاؤں گا۔ بعد میں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرا ہاتھ پکڑ کر مسجد سے باہر جا رہے تھے، تو میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ نے مجھے سب سے افضل سورت سکھانے کا وعدہ کیا تھا، فرمایا: وہ سورت فاتحہ ہے، یہی سبع مثانی اور قرآن عظیم

ہے، جو مجھے عطا کیا گیا ہے۔''

(صحيح البخاري : 4474)

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی کریم ﷺ نے سفر میں ایک جگہ پڑاؤ ڈالا، تو ایک صحابی نے بھی آپ ﷺ کے پہلو میں پڑاؤ ڈالا، آپ ﷺ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: آپ کو قرآن کی افضل ترین سورت نہ بتاؤں؟ پھر آپ ﷺ نے سورت فاتحہ کی تلاوت فرمائی۔''

(فضائل القرآن للنّسائي : 35، وسندہٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

''جس نے سورت فاتحہ نہ پڑھی، اس کی نماز باطل ہے، باطل ہے، باطل ہے۔ راوی نے عرض کیا: بسا اوقات میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں، (تو کیا کروں؟)، فرمایا: فارسی! پست آواز میں پڑھ لیا کریں، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: 'اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے میں تقسیم کر دیا ہے۔ میرا بندہ جو مانگے گا اسے عطا کروں گا، وہ کہتا ہے: ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے نے میری حمد بیان کی، بندہ کہتا ہے: ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾، اللہ فرماتے ہیں: میرے بندے نے میری ثنا کی۔ بندہ کہتا ہے: ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾، اللہ فرماتے ہیں: میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی۔ یا کہتا

ہے: میرے بندے نے خود کو میرے سپرد کر دیا۔ (راوی نے دونوں الفاظ بیان کئے ہیں)، بندہ کہتا ہے: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾، اللہ فرماتے ہیں: یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے۔ میرا بندہ جو مانگے گا، وہ ملے گا۔''

(صحیح مسلم: 395)

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ آسمانوں سے چر چراہٹ سنائی دی، جبریل علیہ السلام کہنے لگے: یہ آسمان کا وہ دروازہ ہے، جو صرف آج کھولا گیا ہے، اس سے پہلے کبھی نہیں کھلا۔ اس دروازے سے ایک فرشتہ اترا ہے، جو پہلے کبھی نہیں اترا۔ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور عرض کیا: مبارک ہو، آپ کو دو نور عطا کئے گئے ہیں، جو آپ سے پہلے کسی کو عطا نہیں ہوئے، وہ نور سورت فاتحہ اور سورت بقرہ کی دو آخری آیتیں ہیں۔ آپ ان میں سے ایک حرف بھی پڑھیں گے، تو وہ نور پالیں گے۔''

(صحیح مسلم: 806)

❁ سورت فاتحہ کو الصّلوۃ (نماز) بھی کہا گیا ہے۔

(صحیح مسلم: 395)

سوال: کیا عہد نبوی میں قرآن کریم کی تیس پاروں میں تقسیم موجود تھی؟

جواب: عہد نبوی میں قرآن کریم موجودہ ترتیب کے مطابق موجود تھا۔ سورتوں اور آیات کی ترتیب موجود تھی۔ سورتوں کے نام وہی تھے، جو آج ہیں۔ مگر قرآن کو تیس پاروں

میں تقسیم نہیں کیا گیا تھا، یہ تقسیم بعد میں ضرورت کے تحت کی گئی، اسی طرح رکوع، منزلیں، اعراب، علامات وقف وغیرہ بعد میں ضرورت کے لیے لگائے گئے۔

(سوال): کیا یہ حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ قبر مبارک میں ننگے سر کھڑے ہو کر گانا گانے والوں پر لعنت کرتے ہیں؟

(جواب): ایسا کوئی روایت نہیں۔

(سوال): نماز میں قراءت کرتے وقت غلطی سے اللہ تعالیٰ کے لیے مؤنث کا صیغہ استعمال کرلیا، نماز کا کیا حکم ہے؟

(جواب): نماز ہو جائے گی، قراءت کی غلطی سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔

(سوال): کیا دعا کے ہاتھوں کو ننگا کرنا ضروری ہے؟

(جواب): ہاتھ ڈھکے ہوئے بھی ہوں، تو جائز ہے، ہاتھوں کو ننگا کرنا ضروری نہیں۔

(سوال): کیا صف اول میں نماز پڑھنے کا زیادہ اجر ہے؟

(جواب): مردوں کے لیے پہلی اور عورتوں کے لیے آخری صف افضل ہے۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اگر لوگ اذان اور صف اول کے اجر کو جان لیں اور پھر اس کے حصول کے لیے قرعہ اندازی کے سوا کوئی چارہ نہ پائیں، تو قرعہ اندازی کریں گے۔ اگر وہ اوّل وقت میں نماز پڑھنے کے اجر کو جان لیں، تو اس میں سبقت کریں اور اگر وہ عشا اور فجر کا اجر جان لیں، تو ضرور حاضر ہوں، اگرچہ گھٹنوں کے بل آنا پڑے۔''

(صحيح البخاري : 615، صحيح مسلم : 437)

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''مردوں کی سب سے بہتر صف پہلی اور سب سے کم تر آخری ہوتی ہے، عورتوں کی سب سے بہتر صف آخری اور سب سے کم تر پہلی ہوتی ہے۔''

(صحیح مسلم : 440)

❀ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ صحابہ صف میں پیچھے رہتے ہیں، تو فرمایا: آگے بڑھیں، میری اقتدا کریں اور آپ سے بعد والے آپ کی اقتدا کریں۔ لوگ پیچھے رہنے لگتے ہیں اور اللہ انہیں اپنی رحمت سے پیچھے کر دیتا ہے۔''

(صحیح مسلم : 438)

سوال: حدیث: ''مومن اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔'' کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: یہ روایت سنن ترمذی (۳۱۲۷) وغیرہ میں آتی ہے۔ اس کی سند عطیہ عوفی کی وجہ سے ضعیف ہے۔

سوال: خلافت راشدہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: خلافت راشدہ وہ خلافت ہے، جو منہاج النبوۃ ہو۔ جیسے خلفائے اربعہ وغیرہم کی خلافتیں۔ یہ سلسلہ ختم نہیں ہوا۔ قیامت سے پہلے مہدی رحمہ اللہ خلیفۃ المسلمین منتخب ہوں گے اور ان کی خلافت بھی علی منہاج النبوۃ ہو گی۔

سوال: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کا علم تھا؟

جواب: اہل سنت والجماعت کا اجماع ہے کہ قیامت کے وقوع کا علم اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ نے کسی کو یہ نہیں بتایا کہ قیامت کب واقع ہو گی؟ البتہ اس کی بعض نشانیاں بتا دی ہیں۔ کسی صحیح حدیث میں یہ ذکر نہیں کہ قیامت کا علم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو

عطا کیا گیا۔

نبی کریم ﷺ نے قیامت کی چھوٹی بڑی نشانیاں بیان فرما دی ہیں۔ دو انگلیوں کو ملا کر فرمایا: میں اور قیامت اس طرح ہیں۔ اس حدیث میں قرب قیامت کا ذکر ہے کہ میری بعثت اور قیامت میں اتنا ہی فاصلہ ہے، جتنا ان دو انگلیوں کے مابین۔

قیامت کا وقوع کب ہوگا؟ اس کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ علم کسی کو نہیں دیا، البتہ یہ بتا دیا کہ قیامت جمعہ والے دن قائم ہوگی۔ (صحیح مسلم: ۸۵۴)

یہ جمعہ کون سا ہوگا؟ اس بارے نہیں بتایا گیا۔ اسی طرح کون سے مہینے کو قیامت آئے گی؟ ثابت نہیں۔ اگر ثابت بھی ہو جائے، تو اس سے وقوع قیامت کا علم ثابت نہیں ہوتا۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ﴾(الملك: ٢٦)

''(اے نبی!) کہہ دیجئے کہ (وقوعِ قیامت کا) علم صرف اللہ کے پاس ہے۔''

❁ امام محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ (۳۱۰ھ) فرماتے ہیں:

إِلَى اللّٰهِ يَرُدُّ الْعَالِمُونَ بِهِ عِلْمَ السَّاعَةِ، فَإِنَّهُ لَا يَعْلَمُ قِيَامَهَا غَيْرُهُ.

''اہل علم قیامت کے علم کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں، کیونکہ اس کے قیام کا وقت اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔''

(تفسير الطّبري: 2/25)

❁ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَعِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ﴾(الزخرف: ٨٥)

''اسی کے پاس قیامت کا علم ہے۔''

۞ علامہ خازن رحمہ اللہ (741ھ) لکھتے ہیں:

''اس آیت کریمہ کا معنی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے۔کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب، کس سال یا کس مہینے میں قائم ہوگی؟''

(لباب التّأويل في معاني التّنزيل : 220/5)

(سوال): حدیث: ''دنیا کی کل عمر آخرت کے سات دنوں کے برابر ہے۔'' کی کیا حیثیت ہے؟

(جواب): یہ روایت کتاب المجروحین لابن حبان (۲/۱۸۰)، تاریخ جرجان لابی القاسم الجرجانی (ص۱۴۰) اور الغرائب الملتقطہ لابن حجر (۴/۴۹۰) میں موجود ہے۔ یہ جھوٹی روایت ہے۔

① علاء بن زید ل متروک اور منکر الحدیث ہے۔سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے اس کی روایات منکر یا جھوٹی ہوتی ہیں۔

② عمر بن یحییٰ بن نافع پر سرقہ حدیث کا الزام ہے۔

(سوال): نماز میں بلغم آجائے، تو کیا کرے؟

(جواب): رومال یا کپڑے کے پہلو میں تھوک لے۔(بخاری:۴۰۵، مسلم:۵۵۱)

(سوال): کسی شخص کا ستر کھلا، دوسرے کی نظر پڑ گئی، وضو کا کیا حکم ہے؟

(جواب): دونوں کا وضو باقی ہے۔محض ستر کھلنے اور دیکھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

(سوال): کیا ہر کافر ملعون ہے؟

(جواب): جی ہاں، اللہ تعالیٰ کے ہاں ہر کافر ملعون ہے۔

(سوال): اللہ اور اس کے رسول کی محبت دل میں کیسے پیدا کی جائے؟

(جواب): اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے کے لیے قرآن کریم کی آیات میں غور وفکر کیا جائے، اپنے وجود اور اردگرد کی کارگری پر توجہ کی جائے اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے اسما اورصفات کے باب کا مطالعہ کیا جائے، رب تعالیٰ کی محبت دل میں گھر کر جائے گی۔

نبی کریم ﷺ کی محبت کے حصول کے لیے نبی کریم ﷺ کی صحیح احادیث، سیرت اور خصائص وخصائل کا مطالعہ کیا جائے، نیز آپ کی ذات پر بکثرت درود پڑھا جائے اور آپ ﷺ کی سنتوں کی پیروی کی جائے۔

(سوال): محفل میلاد میں فانوس وغیرہ روشن کرنا کیسا ہے؟

(جواب): محفل میلاد بدعت ہے۔ اسلاف امت اور خیر القرون میں اس کا وجود نہیں۔

(سوال): تحیۃ الوضو کی کیا فضیلت ہے؟

(جواب): نبی کریم ﷺ نے خواب دیکھا، تو سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''بلال! قبول اسلام کے بعد کون سا عمل ہے، جس پر آپ کو سب سے زیادہ ثواب کی امید ہو؟ میں نے جنت میں آپ کے قدموں کی چاپ سنی ہے۔ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: مجھے سب سے زیادہ اُمید اس عمل پر ہے کہ رات ہو یا دن، جب بھی مَیں نے وضو کیا، تو تحیۃ الوضو ادا کی ہیں۔''

(صحيح البخاري : 1149، صحيح مسلم : 2458)

۞ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) لکھتے ہیں:

''اس حدیث سے تحیۃ الوضو کی فضیلت وسنیت ثابت ہوتی ہے، یہ نماز ممنوع اوقات، مثلاً طلوع آفتاب، زوال، غروب شمس، نماز عصر اور فجر کے بعد بھی پڑھی جاسکتی ہے، کیونکہ یہ سببی نماز ہے۔'' (شرح مسلم : 13/16)

(سوال): دہری اذان کا کیا حکم ہے؟

(جواب): دہری اذان مسنون ومشروع ہے۔ نبی کریم ﷺ نے سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو یہی اذان سکھائی تھی۔ (مسلم: ۳۹۷)

ترجیع والی اذان کو احناف مکروہ سمجھتے ہیں۔

۞ حدیث ابی محذورہ رضی اللہ عنہ کے متعلق حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۷۱ھ) لکھتے ہیں:

''اس حدیث میں امام مالک، امام شافعی، امام احمد رحمہم اللہ اور جمہور علما کے مذہب پر بین اور واضح دلیل موجود ہے کہ دوہری اذان ثابت اور مشروع ہے۔''

(شرح مسلم : 81/4)

۞ علامہ سندھی حنفی (۱۱۳۸ھ) لکھتے ہیں:

''سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کا قول: ''پھر مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: الفاظ دہرایئے اور آواز کچھ بلند کیجئے۔'' صراحت کر رہا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ترجیع کا حکم دیا تھا۔ علم حدیث کی معرفت رکھنے والے جانتے ہیں کہ ائمہ احناف کا یہ خیال کہ سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے تعلیم کے لئے سکھائے گئے الفاظ کو ترجیع سمجھ لیا تھا، درست نہیں۔ راجح قول کے مطابق دونوں صورتیں جائز ہیں۔''

(حاشية السّندهي على سنن ابن ماجه :242/1)

۞ علامہ انور شاہ کاشمیری صاحب (۱۳۵۳ھ) کہتے ہیں:

''اس میں شک نہیں کہ مکہ میں امام شافعی رحمہ اللہ کے دور تک اذان ترجیع کے ساتھ ہی جاری رہی۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے بھی ترجیع والی اذان اسی لیے اختیار کی۔ اس کا نہ انکار ممکن ہے، اور نہ اس کی تاویل درست ہے، کیونکہ اذان تو

منبر و مینار پر دی جاتی ہے۔ تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ ترجیع والی اذان میں صرف افضلیت وعدم افضلیت کا اختلاف ہے۔''

(فيض الباري : 204/2)

۞ علامہ محمد یوسف بنوری دیوبندی صاحب (۱۳۹۷ھ) لکھتے ہیں:

''حاصل کلام یہ ہے کہ ترجیع والی اذان کو مکروہ کہنا درست نہیں۔''

(مَعارف السّنن : 178/2)

۞ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

''ترجیع چونکہ یقینی طور پر ثابت ہے، اس لیے اس کو مکروہ کہنا کسی طرح قرین انصاف نہیں۔'' (قاموس الفقہ، جلد۲، ص۴۵۴)

سوال: کیا نبی کریم ﷺ کو ''خداوند عرب'' کہہ سکتے ہیں؟

جواب: نہیں کہہ سکتے۔عرب وعجم کا خدا صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

سوال: کیا اولیاء اللہ ایک وقت میں مختلف جگہ حاضر ہو سکتے ہیں؟

جواب: نہیں ہو سکتے۔ یہ اولیاء اللہ کی شان میں غلو ہے۔عقائد اہل سنت والجماعت میں ایسا کچھ نہیں ہے۔

سوال: بعض لوگ رکوع کے وقت اپنے پائینچے چڑھا لیتے ہیں، نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: نماز میں ایسا کرنا عبث فعل ہے۔البتہ نماز میں ہو جاتی ہے۔

سوال: بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہے، رکوع کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: اگر کھڑے ہو کر رکوع نہیں کر سکتا، تو بیٹھے بیٹھے سر کو ذرا جھکا دے۔